بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

جب سے پاکستان کی دستوری فضا میں الکیشن کا چرچا ہوا ہے اس کے دانا دشمنوں کا ایک مخصوص اور قلیل طبقہ پر پرزے نکال کر میدان میں آگیا ہے! یہ وہ لوگ ہیں، جو اس ملک کو کسی اعتبار سے بھی شاید مستحکم دیکھنا پسند نہیں کرتے، اور چاہتے ہیں کہ سیاسی طور پر جس طرح اس کا نظام ڈانواں ڈول اور انگریز بہادر کے کاسہ لیسان ازلی و ذاکیشانِ سرمدی کے رحم وکرم پر ہے، اسی طرح قانونی حیثیت سے بھی پاکستان انتشار و اضطراب کے گرداب میں ہمیشہ کے لئے پھنسا رہے ۔ الا ما قدرہ اللہ تعالےٰ

چنانچہ ادارہ طلوع اسلام کراچی، اور ادارۂ ثقافت لاہور دونوں اس موقع پر پھر سے سرگرم ہوگئے ہیں ـــ دونوں اس "نقطۂ ماسکہ" پر متفق ہیں کہ دستور پاکستان میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وافعال کو ضابطۂ زندگی کی بنیاد (قانونی ماخذ کی حیثیت) ماننے سے ہر صورت روکا جائے، اور اس کی بجائے "برسرِ حکومت پارٹی" ـــ جسے یہ لوگ "مرکزِ ملت" کا نام دیتے ہیں ـــ کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ باہم گٹھ جوڑ ـــ جس پر "شورائی" کا نقاب ڈال دیا گیا ہے ـــ سے قرآن مجید کو حسبِ ضرورت "استعمال" میں لائیں، جیسے جیسے "مرکزِ ملت" بدلتے جائیں ویسے ویسے قرآنی استعمالات بھی بدلتے چلے جائیں، یعنی ایک "مرکزِ ملت" ایک طرح کا "قرآنی نظام صلوٰۃ وزکوٰۃ" تجویز، اور "قرآنی معاشرہ" قائم کرے، تو دوسرا دوسری طرح کا اور تیسرا تیسری قسم کا ـــ وعلی ھذا القیاس ـــ!

پرویز صاحب کے انکارِ حدیث کی مہم اسی محور کے گرد گھومتی ہے۔ جس پر حال ہی میں آپ نے ایک مضمون "اسلام میں قانون سازی" بھی کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ اور اکتوبر ۱۹۵۷ء میں لاہور آکر ایسا ہی ایک لیکچر بھی داغ دیا ہے۔

اس تگ ودو کا مقصد یہ ہے کہ قرآن سمجھنے اور اس کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لئے معیار

خطا و ثواب و مدار حق و باطل" ، سنتِ نبویہ اور فہم صحابہؓ و آئمہ دین کی بجائے، مغرب کے ڈکشنری نویسوں اور ان مغرب زدہ صحافیوں کی "درائت و فہم" کو قرار دیا جائے! ظاہر ہے اگر قرآنی قانون سازی ایسے ہی قرآن فہموں کے ہاتھ دے دی جائے تو قانونی انتشار و اضطراب کے سوا اس کا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے —— !

"کرسیِ اقتدار" یا "مرکزِ ملت" کے دوسرے محافظ ادارۂ ثقافت [illegible] لاہور کے خلیفہ عبدالحکیم صاحب عنوان "تجدید و احیاء" کے تحت لکھتے ہیں،

> "قرآن ..... معدودے چند قوانین پر مشتمل تھا۔ اس کا نہایت اہم حصہ وضع قوانین کے چند بنیادی ..... اصول تھے۔ جو نہایت صاف اور بڑے ترقی پسند ... تھے قرآن کے بعد قانون سازی کا دوسرا ماخذ آنحضرت کے اقوال و افعال تھے یہ ماخذ نہایت غیر یقینی ...... اور بے ترتیب تھا جو چھ یا زائد نسلوں کی زبانی ترسیل (؟) دارسال کے واسطوں سے پہنچا تھا جس کو جہالت، مستقل ذاتی مفادات اور فرقہ داری نزاعات نے مسخ کر دیا تھا..... اور جو قطعی اور قابل اعتماد معیارِ عمل قرار نہیں دیا جا سکتا تھا ......" (ثقافت ص۹ نومبر ۱۹۵۷ء)

آگے چل کر "متجددین" کے طبقوں کا ذکر کرتے ہوئے "در حدیثِ دیگراں" کے انداز سے لکھتے ہیں

> "آنحضرت صلعم کے طریقوں اور فیصلوں کا پتہ چلانا دشوار ہے، کیونکہ احادیث کا ذخیرہ ...... یکساں اصول پر مبنی نہیں ہے۔ اور صریح اضافہ و الحاق کے علامات ظاہر کرتا ہے۔ اگر یہ تحقیق ...... بھی ہو جائے، کہ آنحضرت صلعم نے کسی خاص موقع پر کسی خاص طرح عمل فرمایا تھا تو اس کو صرف موقتی ...... اہمیت دی جائے گی (ص۱۴ نومبر ۱۹۵۷ء)

خلیفہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث محفوظ ہے ہی نہیں۔ اور ہر حدیث کے "مسخ" ہونے اور اس میں "صریح اضافہ و الحاق" ہونے کا احتمال قوی ہے —— لیکن اگر بدقسمتی سے کوئی حدیث ان "مفاسد" سے بچ نکلنے میں کامیاب بھی ہو جائے، تو وہ صرف اسی زمانے کے لئے آپ کا "خاص عمل" تھا —— ! یعنی بہر صورت —— سنت قانونی ماخذ

نہیں ہو سکتی ـــــ رہا قرآن کا ماخذِ قانون ہونا تو اس کی جو گت بنے گی اس کی ترجمانی "متجددین" کی زبان سے یوں کی گئی ہے۔

"قرآن میں جن معاشری حالات سے قوانین بحث کرتے ہیں، وہ اس وقت کی صورتِ موجودہ ۔۔۔۔۔ کے لحاظ سے تھے، اس لئے یہ قوانین نہیں بلکہ ان کے پسِ پردہ جو اساسی اصول ۔۔۔۔ کارفرما ہیں ۔۔۔۔۔۔ وہی مذہب کے ہمیشہ قائم رہنے والے اجزا ہیں" (ص۱۲ نومبر ۱۹۵۷ء)

یعنی قرآن کا ایک بڑا حصہ بھی صرف وقتی تھا۔ لہٰذا وہ بھی مستقل قانونی ماخذ بننے کے قابل نہیں اس کی حیثیت بھی محض راہنما اصول کی ہو اور بس ـــــ!

ان خوش فہم حضرات پر واضح ہو جانا چاہیئے کہ اس فتنہ کی ابتداء میں مستشرقین کے اس پھیلائے ہوئے مغالطے سے ـــــ کہ حدیثیں غیر محفوظ ہیں اور کئی صدیاں عہدِ نبوی کے بعد وجود میں آئیں ـــــ ممکن ہے کچھ لوگ دھوکا کھا گئے ہوں، اب انشاء اللہ ان کا اور ان کے آپ جیسے شاگردوں کا یہ جادو نہیں چل سکے گا، حقائق واضح ہو کر اب سامنے آ گئے ہیں، اور بہ دلائل و براہین ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن و حدیث پر مشتمل جس شریعت کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا اسے صحابہ رضؓ تابعینؒ ان کے محدثین کرامؒ و فقہائے عظام کے ذریعے علماً عملاً و فقھاً اس نے پورا فرمایا ہے اور وہ سب مدون و منقح طور پر امت کے پاس موجود ہے، تاکہ امت ہمیشہ کیلئے اسے بنیادِ زندگی بنا سکے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے احادیث صحیحین کو قطعی الصحۃ قرار دیتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے! واللہ سبحانہ وتعالےٰ ھو الحفیظ یحفظ ھذا الدین کما قال تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اھ (منہاج السنہ ص۵۹ ج۴)